# چوبیسواں مقالہ

## مناقب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین اما بعد: گذشتہ دنوں ہمیں ایک شخص سے گفتگو کا اتفاق ہوا۔ جس نے کہا کہ "حضرات خلفائے ثلاثہ (ابو بکر و عمر و عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم) تو صحابی ہیں اور میں ان کے ناموں کے ساتھ حضرت اور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے کو جائز جانتا ہوں مگر معاویہ نہ تو صحابی رسول ﷺ ہیں اور نہ ان کے نام کے ساتھ حضرت اور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنا جائز ہے جب اس سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو اس نے کہا کہ حضرات خلفائے ثلاثہ تو اس لیے صحابی اور قابل احترام ہیں کہ ان کی خلافتوں کو مولائے علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے تسلیم کیا۔ ان کے ساتھ مل کر کام کئے اور ان کی آپس میں جنگیں نہیں ہوئی تھیں۔ لیکن معاویہ نے بنی ہاشم سے تین جنگیں لڑی ہیں اس لیے میں ہاشمی ہونے کی وجہ سے ان کو نہ صحابی مانتا ہوں اور نہ ان کے نام کے ساتھ حضرت اور رضی اللہ عنہ کہتا ہوں"

اس شخص کو صحیح مسئلہ بتایا گیا لیکن وہ اپنے اس عقیدہ باطلہ سے باز نہ آیا تو ہم نے عامۃ المسلمین کے ایمان کی حفاظت کے لیے یہ مختصر مقالہ مناقب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ لکھنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ذریعۂ نجات بنائے آمین بجاہ النبی الامی الامین ﷺ

## مختصر حالاتِ زندگی

شیخ ولی الدین خطیب تبریزی لکھتے ہیں۔ حضرت معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ عنہما قریش کی شاخ بنو امیہ سے ہیں۔ ان کی والدہ کا نام ہند بنت عتبہ رضی اللہ عنہا ہے۔ حضرت معاویہ اور حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہما دونوں فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے اور (۱) مؤلفۃ القلوب میں شامل رہے۔ آپ رسول اللہ ﷺ کے کاتبانِ وحی میں سے ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ نے وحی میں سے کچھ نہیں لکھا۔ بلکہ آپ رسول اللہ ﷺ کے خطوط لکھنے پر مامور تھے۔ حضرت (۲) عبد اللہ بن

---

۱۔ قال السیوطی اسلم ہو وابوہ یوم فتح مکۃ وشہد حنیناً و کان من المؤلفۃ قلوبہم ثم حسن اسلامہ (تاریخ الخلفاء ص ۱۴۸)

۲۔ قال جلال الدین السیوطی و کان احد الکتاب لرسول اللہ ﷺ (تاریخ الخلفاء ص ۱۴۸)

عباس اور حضرت ابو سعید رضی اللہ (۱) عنہما نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیثیں روایت کی ہیں۔ آپ اپنے (۲) بھائی حضرت یزید بن ابو سفیان کی وفات پر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں شام کے والی بنے۔ اور وفات تک اس منصب پر فائز رہے۔ ۴۱ھ میں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے خلافت ان کے حوالے کر دی تو آپ بیس سال کے عرصہ تک پوری اسلامی دنیا کے خلیفہ رہے۔ پھر رجب (۳) ۶۰ھ میں آپ نے لقوہ کی بیماری میں مبتلا ہو کر دمشق میں چوراسی سال کی عمر میں وفات پائی۔ آپ اپنی عمر کے آخری ایام میں فرمایا کرتے تھے "اے کاش میں ذی طویٰ کے علاقہ میں قریش کا ایک عام آدمی ہوتا اور میں خلافت کے امر سے کچھ نہ دیکھتا اور ان کے پاس رسول اللہ ﷺ کی ازار، چادر، قمیض، چند موئے مبارک اور ناخن مقدس تھے۔ وفات کے وقت وصیت فرمائی کہ مجھے رسول اکرم ﷺ کی قمیض میں کفن دینا۔ ان کی ازار میرے کفن کی ازار اور ان کی چادر میرے کفن کی چادر بنانا۔ میرے نتھنوں، سوراخوں اور سجدہ کی جگہوں میں رسول ﷺ کے بال اور ناخن رکھنا۔ پھر مجھے ارحم الراحمین کے سپرد کر دینا۔"

(اکمال فی اسماء الرجال ص ۲۳)

## فضائل و مناقب

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب میں حدیثیں (۴) موجود ہیں امام عبدالعزیز

---

۱۔ قال السیوطی روی لہ عن النبی ﷺ مائۃ حدیث وثلاثۃ وستون حدیثاً۔ روی عنہ من الصحابۃ ابن عباس وابن عمر وابن الزبیر وابوالدرداء وجریر البجلی والنعمان بن بشیر وغیرہم ومن التابعین ابن المسیب وحمید بن عبدالرحمن وغیرہم۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۴۸)

۲۔ قال السیوطی لما بعث ابو بکر الجیوش الی الشام سار معاویۃ مع اخیہ یزید بن ابی سفیان فلما مات یزید استخلفہ علی دمشق فاقرہ عمر ثم اقرہ عثمان وجمع لہ الشام کلہ فاقام امیراً عشرین سنۃ وخلیفۃ عشرین سنۃ (تاریخ الخلفاء ص ۱۴۹)

۳۔ آپ کی تاریخ وفات میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک ۸ رجب، بعض کے نزدیک ۱۵ رجب اور بعض کے نزدیک ۲۲ رجب ہے (روزنامہ تحفہ گوجرانوالہ ۲۰ فروری ۱۹۹۱ء)

۴۔ قال الجلال السیوطی وقد ورد فی فضلہ احادیث قل ما تثبت اخرج الترمذی وحسنہ عن عبدالرحمن بن ابی عمیرۃ الصحابی عن النبی ﷺ انہ قال لمعاویۃ اللھم اجعلہ ھادیاً واخرج احمد فی مسندہ عن العرباض بن ساریۃ سمعت رسول اللہ ﷺ یقول اللھم علم معاویۃ الکتاب والحساب وقہ العذاب (تاریخ الخلفاء ص ۱۴۹)

فرھادی صاحب نبراس نے اپنی کتاب "الناھیۃ عن طعن امیر المومنین معاویہ رضی اللہ عنہ میں آپ کے اکیس فضائل ومناقب ذکر کیے ہیں۔ ہم یہاں اختصار کے پیش نظر آپ کے بعض مناقب تبرکا پیش کرتے ہیں۔ وباللہ التوفیق۔

## علم ونجات کی دعا:

امام احمد مسند میں حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ **اللھم علم معاویۃ الکتاب والحساب و قہ العذاب** ،اے اللہ معاویہ کو کتاب اللہ (قرآن مجید) اور حساب کا علم عطا فرما اور ان کو عذاب سے بچا۔ (الناھیۃ ص ۱۴۔ تاریخ الخلفاء ص ۱۴۹۔ مکتوبات امام ربانی ج ۱ ص ۴۱۵)

## ہدایت کی دعا

محدث ابو عیسٰی ترمذی حضرت عبدالرحمٰن بن ابی عمیرہ صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاویہ کے حق میں فرمایا **اللھم اجعلہ ھا دیا مھدیا واھدبہ** ۔ اے اللہ اسے ہدایت دہندہ ہدایت یافتہ بنا اور اس کے سبب سے ہدایت دے۔ ہذا حدیث حسن غریب (ترمذی شریف ج ۲ ص ۲۴۷) (مشکوٰۃ شریف ج ۲ ص ۲۶۴) (الناھیۃ ص ۱۵) (مکتوبات امام ربانی ج ۲ ص ۴۱۵)

**سبب ہدایت ہونے کی دعا:** ۔ اور یہی محدث جلیل روایت بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جب حمص کی ولایت حضرت عمیر بن سعد سے لے کر حضرت معاویہ کو دی تو لوگوں نے کہا عمر نے عمیر کو معزول کیا اور معاویہ کو والی بنایا۔ یہ سن کر حضرت عمیر نے فرمایا **لاتذکروا معاویۃ الابخیر فانی سمعت رسول اللہ یقول اللھم اھدبہ** ۔ تم معاویہ کو نہ یاد کرو مگر بھلائی سے کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ اے اللہ اسے (۱) ہدایت کا ذریعہ بنا" (سنن ترمذی ج ۲ ص ۲۴۸)

۱۔ قلت ویؤیدہ ذلک ماروی رزین عن عمر رضی اللہ عنہ انہ قال رسول اللہ ﷺ اصحابی کالنجوم فبایھم اقتدیتم اھتدیتم (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۲۴۳) لان معاویۃ منھم فھو کالنجوم ایضا کمالا یخفی

یہ دعائیں مقبول ہیں :۔ امام طیبی شرح مشکوٰۃ شریف میں حضرت عبد الرحمٰن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کی شرح میں لکھتے ہیں ۔ (۱)ولا ارتیاب ان دعآء ہ ﷺ مستجاب فمن کان ھذا حالہ کیف یرتاب فی حقہ . اور اس میں کوئی شک نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی یہ دعا مقبول ہے سو جس شخص کا حال یہ ہو اس کی بزرگی کے بارہ میں شک کیسے کیا جا سکتا ہے؟
(حاشیہ مشکوٰۃ ص ۲۶۴ جلد دوم حاشیہ نمبر ۴)

**حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کاتبِ وحی تھے :۔** مفتی حرمین امام احمد طبری نے کتاب خلاصۃ السیر میں ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے کاتبان وحی یہ تیرہ اصحاب تھے ۔ ابو بکر، عمر، عثمان، علی، عامر بن فہیرہ، عبد اللہ بن ارقم، ابی بن کعب، ثابت بن قیس بن شماس، خالد بن سعید ابن العاص، حنظلہ بن ربیع اسلمی، زید بن ثابت، معاویہ ابن ابی سفیان اور شرجیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ۔ وکان معاویۃ وزید الذمھم لذلک واخصھم بہ ۔ اور معاویہ اور زید رضی اللہ عنہما باقی کاتبان وحی کی بنسبت کتابت وحی کے کام سے زیادہ التزام واختصاص رکھتے تھے ۔ (الناھیۃ ص ۱۵)

**حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جہاد کیا :۔** امام جلال الدین سیوطی لکھتے ہیں ۔ شھد حنیناً اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حنین کی جنگ میں شریک جہاد ہوئے ۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۴۸) بدیں وجہ جب حضرت عبد اللہ بن مبارک سے پوچھا گیا کہ عمر بن عبد العزیز افضل ہیں یا معاویہ بن ابی سفیان؟ تو فرمایا غبار دخل فی انف فرس معاویۃ حین غزا فی رکاب رسول اللہ ﷺ افضل من کذا و کذا من عمر بن عبد العزیز ۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ جب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد کرتے تھے تو اس وقت ان کے گھوڑے کے نتھنے میں جو غبار داخل ہوا تھا وہ عمر بن عبد العزیز سے اتنے اتنے درجے بہتر ہے ۔ (الناھیۃ عن طعن امیر المومنین معاویۃ رضی اللہ عنہ ص ۱۴)

**حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ عظیم محدث تھے :۔** حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا شمار علماء

---

۱۔ مجدد الف ثانی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں رسول اللہ کی دعائیں نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔ ودعائے آنحضرت مقبول اور آنحضرت کی یہ دعائیں مقبول ہیں (مکتوبات ج ۱ ص ۴۱۵)

صحابہ کرام میں ہوتا ہے۔ چنانچہ امام ذہبی لکھتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ، حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر اور اپنی بہن حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے حدیثیں روایت کی ہیں۔ اور ان سے حضرت ابوذر غفاری، حضرت ابن عباس، حضرت ابو سعید، حضرت جریر بجلی اور دیگر صحابہ کی ایک جماعت نے اور تابعین میں سے جبیر، ابو ادریس خولانی، سعید ابن المسیب، خالد بن معدان، ابو صالح سمان، سعید، ہمام بن منبہ اور کثیر مخلوق نے حدیثیں روایت کی ہیں۔ امام بخاری نے صحیح بخاری میں آٹھ اور امام مسلم نے صحیح مسلم میں حضرت معاویہ سے حدیثیں روایت کی ہیں حالانکہ ان دونوں کی شرطیں بہت سخت اور کڑی ہیں اور وہ غیر ثقہ، غیر ضابط اور کاذب راوی سے کوئی شئی روایت نہیں کرتے۔'' (الناھیۃ ص ۱۷)

**حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مجتہد تھے:۔** محدث جلیل امام محمد بن اسماعیل بخاری ابن ابی ملیکہ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عرض کیا۔ کیا آپ کو امیر المومنین معاویہ پر اس وجہ سے کوئی اعتراض ہے کہ وہ وتر کی صرف ایک رکعت پڑھتے ہیں؟ تو فرمایا۔'' اصاب انه فقیه '' انہوں نے درست کیا ہے کیونکہ وہ فقیہ (مجتہد) ہیں اور دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا دعہ فانہ صحب رسول اللہ ﷺ۔ انہیں چھوڑ دو کیونکہ وہ رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہ چکے ہیں۔

اس حدیث کے ضمن میں صاحب نبراس فرماتے ہیں۔ بلاشبہ فقہا نے آپ کے اجتہاد پر اعتماد کیا ہے۔ ولہذا جب وہ صحابہ کے اجتہاد کا ذکر کرتے ہیں تو وہاں (۱) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے اجتہاد کا بھی تذکرہ کرتے ہیں (الناھیۃ ص ۲۶)

اور مولوی غلام غوث ہزاروی لکھتے ہیں '' دعہ فانہ کی حدیث دلالت کرتی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا صحابی ہونا یا فقیہ ہونا ان کی نکتہ چینی سے منع کرتا ہے اور اس بات کو لازم کرتا ہے کہ ان کی صرف نیکیوں ہی کو ذکر کیا جائے'' (الذب عن الصحابۃ ص ۱۸)

---

۱۔ ومن اعتقاد اھل السنۃ والجماعت ان معاویہ لم یکن فی ایام علی خلیفۃ انما کان من الملوک وغایۃ اجتہادہ ایضا انہ کان لہ اجر واحد علی اجتہاد (الصواعق المحرقۃ ص ۲۱۷)

## حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ جلیل القدر صحابی تھے

امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے کہ ایک شخص نے حضرت معافی بن عمران سے عرض کیا۔ عمر بن عبدالعزیز اور معاویہ میں کون افضل ہے؟ آپ نے غصہ سے فرمایا **لا یقاس احد با صحاب النبی ﷺ معاویۃ صاحبہ و صھرہ و کاتبہ و امینہ علی وحی اللہ عزوجل**۔ کسی شخص کو نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے صحابہ پر قیاس نہ کیا جائے۔ معاویہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی، سسرالی رشتہ والے، کاتب اور امین وحی تھے۔ (شفا شریف ص ۴۳ ج ۲)

**حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے سالہ ہیں:**۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی بہن ام حبیبہ بنت ابی سفیان رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ ہیں اس وجہ سے آپ رسول اللہ ﷺ کے سالہ ہیں، اور رسول اللہ ﷺ نے اپنے سسرالی رشتہ داروں کے حق میں فرمایا "بلاشبہ اللہ نے مجھے چنا اور میرے صحابہ کو چنا پھر انہیں میرے ساتھی، میرے سسرالی رشتہ والے اور میرے مدد گار بنایا اور عنقریب ان کے بعد ایک قوم آئے گی جو انہیں گالیاں دے گی۔ تم ان (گستاخوں) کے ساتھ نہ بیٹھو اور نہ ان کے ساتھ مل کر کھاؤ، نہ ان سے رشتہ داری کرو، نہ ان کی نماز جنازہ پڑھو اور نہ ان کے ہمراہ نماز پڑھو۔ (نزھۃ الناظرین ص ۳۶)

**حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ عاشق رسول تھے:**۔ قاضی عیاض مالکی لکھتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے سنا کہ قابس بن ربیعہ رسول اللہ سے مشابہت رکھتے ہیں۔ پھر جب وہ ان کے گھر کے دروازہ سے داخل ہوئے تو وہ ان کی تعظیم کے لیے چارپائی سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور ان سے ملاقات کی اور ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور ان کے لیے مرغاب نامی علاقہ بطور جاگیر کے وقف کر دیا۔ اس وجہ سے کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے مشابہت رکھتے تھے (شفا شریف ج ۲ ص ۴۰)

**حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ متبع سنت تھے:**۔ امام بغوی شرح السنہ میں ابو مجلز سے روایت بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت معاویہ نکلے در آں حالیکہ حضرت عبداللہ بن عامر اور حضرت عبداللہ بن زبیر بیٹھے ہوئے تھے۔ انہیں دیکھ کر ابن عامر تو کھڑے ہو گئے مگر ابن الزبیر بیٹھے

رہے۔ یہ دیکھ کر حضرت معاویہ نے فرمایا بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص یہ بات پسند کرے کہ لوگ اس کے آگے کھڑے رہیں تو وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنائے۔ (الناھیۃ ص ۲۳)

مقام غور ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کی بناء پر اپنے لیے قیام تعظیمی کو پسند نہیں فرمایا یہ سنت کی پیروی اور حدیث پر عمل کی وجہ سے تھا۔ سو اس سے آپ کے متبع سنت ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔ اور اس کی مزید تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ ''پہلا شخص جو میری سنت کو تبدیل کرے گا وہ بنی امیہ کا یزید نامی شخص ہو گا۔'' یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ حضرت معاویہ عامل بالسنۃ تھے (الناھیہ ص ۳۰)

**حضرت معاویہ صاحب عدالت صحابی تھے:** ۔ امام قسطلانی شرح بخاری شریف میں لکھتے ہیں کہ معاویہ بہت سی خوبیوں کے حامل تھے۔ اور امام نووی شرح مسلم شریف میں فرماتے ہیں۔ ہو من عدول الفضلاء والصحابۃ الخیار۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ چوٹی کے صاحب عدالت فضلاء اور بہترین صحابہ میں سے تھے۔ اور صاحب نبراس لکھتے ہیں۔ ویکتب المحدثون بعد اسمہ رضی اللہ عنہ کسائر الصحابۃ بلا فرق۔ اور محدثین معاویہ رضی اللہ عنہ کے نام کے بعد سب صحابہ کے ناموں کی طرح کوئی فرق کیے بغیر رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں۔ (الناھیہ ص ۱۷)

**حضرت معاویہ اہل بیت کا ادب کرتے تھے:** ۔ امام احمد بن حنبل روایت بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ حسن کی زبان چوسا کرتے تھے۔ اور بلاشبہ جس زبان اور جن ہونٹوں کو رسول اللہ ﷺ نے چوسا ہو وہ ہرگز عذاب میں مبتلا نہ ہوں گے۔

ملا علی قاری مرقاۃ میں لکھتے ہیں کہ عبداللہ بن بریدہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت حسن رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے فرمایا۔ میں آپ کو ایک انعام دوں گا جو میں نے آپ سے پہلے کسی کو نہیں دیا ہے اور نہ آپ کے بعد کسی کو دوں گا۔ یہ فرما کر آپ نے چار سو دینار کا عطیہ انہیں پیش کیا جو انہوں نے قبول فرمالیا۔ (الناھیہ

ص ۲۷)

**حضرت معاویہ کی بخشش ہو چکی ہے :۔** محدث ابن عساکر ضعیف(۱) سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کرتے ہیں کنت عندالنبی ﷺ و عنده ابو بکر و عمر و عثمان اذ اقبل علی فقال النبی ﷺ لمعاوية اتحب عليا قال نعم قال انها ستكون بينكم هنيهة قال معاوية فما بعد ذلك يا رسول الله قال عفوالله و رضوانه قال رضينا بقضاء الله۔ میں، ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ اچانک حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاویہ سے فرمایا۔ کیا آپ علی سے محبت رکھتے ہیں؟ میں نے کہا ہاں۔ فرمایا عن قریب تمہارے درمیان جنگ ہو گی۔ حضرت معاویہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس کے بعد کیا ہو گا؟ فرمایا اللہ کی معافی اور اس کی رضامندی عرض کیا پھر ہم اللہ کی قضا پر راضی ہیں۔ اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی۔ ولو شآء الله ما اقتتلوا و لكن الله يفعل ما يريد۔ (الناھیۃ ص ۳۰)

**حضرت معاویہؓ بادشاہ اسلام تھے :۔** امام جلال الدین سیوطی روایت بیان کرتے ہیں کہ سیدنا فاروق اعظم جب بھی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو دیکھتے تو فرماتے یہ عرب کا کسریٰ ہیں (تاریخ الخلفاء ص ۱۴۹)

اور کعب الاحبار نے معاویہ رضی اللہ عنہ کے برسر اقتدار آنے سے پہلے ہی فرمادیا تھا کہ اس امت کا کوئی شخص اتنے بڑے ملک کا مالک نہیں ہو گا جتنے بڑے ملک کے مالک معاویہ ہوں گے (تاریخ الخلفا ص ۱۴۹)

اور خود معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سے میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اے معاویہ جب آپ بادشاہ بنیں گے تو لوگوں سے اچھا سلوک کرنا۔ اس وقت سے مجھے بادشاہی ملنے کی امید رہی۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۴۹۔ مکتوبات امام ربانی ج ۲ ص ۴۱۶)

اور صاحب بہار شریعت لکھتے ہیں۔ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اول ملوک اسلام ہیں۔

---

۱۔ فضائل اعمال میں ضعیف حدیثیں بھی معتبر ہوتی ہیں۔ کمافی کتب اصحابنا الحنفیۃ واللہ اعلم۔

اسی کی طرف تورات مقدس میں اشارہ ہے۔ کہ مولدہ مکۃ و مہاجرہ طیبۃ و ملکہ بالشام.
نبی آخرالزمان ﷺ مکہ میں پیدا ہوں گے۔مدینہ کو ہجرت فرمائیں گے اور ان کی سلطنت شام میں ہو گی سوامیر معاویہ کی بادشاہی اگرچہ سلطنت ہے مگر کس کی؟ محمد ﷺ کی سلطنت ہے۔ سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ نے ایک فوج جرار جان نثار کے ساتھ عین میدان جنگ میں بالقصد و بالاختیار ہتھیار رکھ دیئے اور خلافت امیر معاویہ کے سپرد کردی اور ان کے ہاتھ پر بیعت فرمالی۔ اور اس صلح کو حضورِ اقدس ﷺ نے پسند فرمایا تھا اور اس کی بشارت دی تھی کہ امام حسن کی نسبت فرمایا تھا کہ ان ابنی ھذا سید لعل اللہ ان یصلح بہ بین فئتین عظیمتین من المسلمین۔ میرا یہ بیٹا سید ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ اللہ عزوجل اس کے باعث دو بڑے گروہِ اسلام میں صلح کرا دے گا۔ سوامیر معاویہ (معاذاللہ) پر فسق وغیرہ کا طعن کرنے والا حقیقۃً حضرت امام حسن مجتبےٰ رضی اللہ عنہ پر، بلکہ حضور سید عالم ﷺ پر، بلکہ حضرت اللہ عزوجل وعلا پر طعن کرنے والا ہے''
(بہار شریعت ج ا ص ۷۵)

**معاویہ رضی اللہ عنہ کامیاب حکمران تھے:**۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ انہوں نے چالیس سال کی طویل مدت تک صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے دور سعید میں کامیابی سے حکومت کی ہے۔ انہیں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے شام کا والی بنایا۔ حالانکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ والیوں کی درستی اور نادرستی میں بہت کوشش فرمایا کرتے تھے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کی حکومت کو برقرار رکھا۔ (الناھیہ ص ۲۶)

**معاویہ عادل حکمران تھے:**۔ حضرت مجدد الف ثانی فرماتے ہیں کیف یکون جائراً و قد صح انہ رضی اللہ عنہ کان اماماً عادلاً فی حقوق اللہ سبحانہ و فی حقوق المسلمین کمافی الصواعق۔ حضرت معاویہ فاسق کیسے ہوں گے جب کہ صحت سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ آپ اللہ سبحانہ کے حقوق اور مسلمانوں کے حقوق میں عادل تھے۔ جیسا کہ امام ابن حجر نے کتاب ''صواعق محرقہ'' میں ذکر فرمایا ہے (مکتوبات امام ربانی جلد اول ص ۴۱۵)

**معاویہ کی خلافت برحق ہے:**۔ شیخ یوسف بن اسماعیل نبہانی کتاب الاسالیب البدیعہ فی فضل

الصحابۃ واقتاع الشیعہ کے ص ۴۶۷ میں حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی کتاب غنیۃ الطالبین ص ۸۷ ج ا سے نقل کرتے ہیں اما خلافة معاوية بن ابى سفيان رضى الله تعالىٰ عنهما فثاتبة صحيحة بعد موت على و بعد خلع الحسن بن على رضى الله عنهما نفسه عن الخلافة و تسليمها الى معاوية لرا ى راه الحسن و مصلحة عامة تحققت له وهى حقن ومآء المسلمين و تحقيق قول النبى ﷺ فى حسن رضى الله عنه ان ابنى هذا سيد يصلح الله تعالىٰ به بين فئتين عظمتين من المسلمين فوجبت اما مته بعقد الحسن له فسمى عامه عام الجماعة لا ارتفاع الخلاف بين الجميع واتباع الكل لمعاوية رضى الله عنه لا نه لم يكن هنا ک منازع ثالث فى الخلا فة.

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وفات اور امام حسن رضی اللہ عنہ کی خلافت سے دستبرداری اور اسے معاویہ رضی اللہ عنہ کے سپرد کرنے کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت ثابت اور صحیح ہے۔ امام حسن نے یہ دستبرداری کسی مصلحت کی وجہ سے اختیار فرمائی تھی۔ اور وہ یہ تھی کہ مسلمانوں کا خون بہنے سے بچ جائے۔ اور رسول اللہ ﷺ کا یہ قول حق ثابت ہو جائے کہ آپ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا تھا بلا شبہ میرا یہ بیٹا سید ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں میں صلح پیدا کرے گا۔ پس حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی صلح کی وجہ سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت ثابت ہو گئی اور اس سال کو مسلمانوں کے ایک امام پر جمع ہو جانے کی وجہ سے جمع کا سال کہا گیا ہے۔ کیونکہ اس وقت خلافت کا کوئی دعویدار حضرت حسن و معاویہ رضی اللہ عنہما کے علاوہ نہ تھا۔ (الاسالیب البدیعہ ص ۲۶۷)

**خلافۃ معاویہ حدیث سے ثابت ہے:۔** اور یہی امام مذکورہ بالا کتاب میں حضرت غوث پاک کی کتاب غنیۃ الطالبین ہی سے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

خلافة مذكورة.فى قول النبى ﷺ و هو ماروى عن النبى ﷺ انه قال تدور رحى الا سلام خمساً و ثلاثين سنة اوستا و ثلاثين اور سبعاً و ثلاثين والمر اد با لوحى فى هذا الحديث القو ة فى الدين والخمس السنين الفا ضلة من الثلاثين فهى من جملة خلافة معاوية الى تمام تسع عشرة سنة و شهور. لان الثلاثين كملت بعلى رضى الله عنه

كما بينا اه كلام الشيخ سيد ى عبدالقادر الجيلانی رحمة الله عليه . اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت نبی ﷺ کی حدیث میں مذکور ہے۔اوروہ آپ کا یہ ارشاد ہے کہ اسلام کی چکی پینتیس سال یا چھتیس سال یا سینتالیس سال تک گھومے گی۔اوراس حدیث میں چکی گھومنے سے مراد دین میں قوت کا موجود رہنا ہے۔اور تیس کے بعد پانچ چھ یا سات سال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کا حصہ ہیں کیونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت تیس سال پر ختم ہو گئی تھی۔ (الاسالیب البدیعہ ص ۲۶۷)

**گستاخِ معاویہ جہنمی ہے:۔** اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ لکھتے ہیں ''علامہ شہاب الدین خفاجی نسیم الریاض، شرح شفائے امام قاضی عیاض میں فرماتے ہیں۔ومن يكون يطعن في معاوية . فذاک من كلاب الهاويه۔جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر طعن کرے وہ جہنمی کتوں میں سے ایک کتا ہے۔'' (احکام شریعت ص ۱۰۳)

**گستاخِ معاویہ اہل سنت سے خارج ہے:۔** امام صدر الشریعۃ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں ''کسی صحابی کے ساتھ سوءِ عقیدت بدمذہبی و گمراہی واستحقاق جہنم ہے کہ وہ حضور اقدس ﷺ کے ساتھ بغض ہے۔ایسا شخص رافضی (خارج از اہل سنۃ) ہے۔اگرچہ چاروں خلفاء کو مانے اور اپنے آپ کو سنی کہے۔مثلاً حضرت امیر معاویہ اور ان کے والد ابو سفیان اور ان کی والدہ ہندہ رضی اللہ عنہم۔ اسی طرح حضرت سیدنا عمرو بن العاص اور حضرت مغیرہ بن شعبہ اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہم اجمعین۔'' (بہار شریعت ص ۷۳ ج ۱)

**مشاجرتِ صحابہ کی شرعی حیثیت:۔** رسول اللہ ﷺ نے اپنی حیات ظاہری میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کی باہمی رنجشوں کو خود بیان فرمایا۔اس پیشین گوئی کے مطابق حضرت معاویہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہما میں ناچاکی پیدا ہوئی اور نوبت جنگ تک پہنچی۔مگر اس سے کوئی صحابی اسلام یا صحابیت سے خارج نہیں ہوا۔لہذا سب اصحاب رسول ﷺ کا ادب واحترام امت پر فرض ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں اصحاب رسول رضی اللہ عنہم کی عقیدت وادب واحترام کی توفیق بخشے۔آمین ثم آمین! (۱۹ محرم الحرام ۱۴۲۱ھ)